ما عال من اقتصد (حدیث)

علم الکلام

یعنی حضرت حجۃ الاسلام ابو حامد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

کی علم کلام کی مشہور کتاب "الاقتصاد فی الاعتقاد"

کا اردو ترجمہ

حسب فرمائش کارخانہ پیسہ اخبار لاہور

جناب مولوی محمد فیض الحسن صاحب مولوی فاضل مترجم عربی کارخانہ پیسہ اخبار لاہور نے کیا

بار اول ۱۹۱۴ء

کارخانہ پیسہ اخبار کی خادم التعلیم سٹیم پریس لاہور میں باہتمام
منشی محمد الدین پرنٹر طبع ہو کر شائع ہوا

اور چاہے ایک مقتدر پیغمبر کو جاہل اور صفات باریتعالیٰ سے ناواقف مان لیں۔

اس جگہ ایک اعتراض وارد ہوتا ہے وہ یہ کہ آپ کے نزدیک خدا تعالے کو دیکھنا قیامت کے روز ہوگا۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام دنیا میں خدا کو دیکھنے کی خدا سے درخواست کرتے ہیں۔ جس سے آپکا دعا ثابت نہیں ہوتا۔ نیز موسیٰ علیہ السلام کے سوال کے جواب میں خدا تعالیٰ کا یہ کہنا لَنْ تَرَانِیْ (تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے) صاف بتلا رہا ہے کہ اسکو دیکھنا ممکن نہیں۔ نیز وہ فرماتا ہے لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ (اسکو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں) اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دنیا میں خدا کو دیکھنے کے متعلق خدا سے سوال کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اسکو دیکھنا ممکن ہے۔ مگر آپ کو اسکا وقت معلوم نہ تھا۔ یعنے انکو یہ علم نہ تھا کہ خدا کو دیکھنا قیامت کے روز ہوگا دنیا میں اسکو دیکھنے کی استعداد آپ میں نہیں ہے۔ اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ انبیاء علیہم السلام کو غیب کی خبریں صرف اتنی ہی معلوم ہیں جتنی خدا نے انکو جتلا دیں۔ ہر ایک بات کا علم خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے۔

کئی دفعہ یہ بات ہوئی ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے خدا تعالے سے دعائیں مانگیں اور انکو اپنی دعائیں قبول ہونے کا بھی یقین تھا مگر خدا نے کسی مصلحت کی وجہ سے انکو قبول نہ کیا۔

اور موسیٰ علیہ السلام کے جواب خدا کے قول لَنْ تَرَانِیْ کے یہ معنے ہیں کہ تو مجھے دنیا میں نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جواب سوال کے موافق ہوتا ہے۔ آپکا سوال بھی دنیا میں خدا کو دیکھنے کے بارہ میں تھا اور آپ کو جواب بھی اسی پہلو پر دیا گیا ہے۔ یعنے آپ خدا کو دنیا میں نہیں دیکھ سکتے۔ ہاں اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام آخرت میں خدا کو دیکھنے کے